9783 ـ مردوں کے لیے عورت کی امامت کا حکم

سوال

کیا اسلام عورت کو یہ حق دیتا ہے وہ مسجد کی امام بن سکے ؟
عورت کے امام بننے کی شروط کیا ہیں ؟
اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز میں عورت کے لیے مردوں کی امامت کروانی جائز نہیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورتوں کو پیچھے رکھو کیونکہ اللہ تعالی نے بھی انہیں پیچھے رکھا ہے"

مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (5115) یہ روایت اس سے بھی لمبی ہے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ پر موقوف ہے، اس کی سند صحیح ہے، لیکن مرفوع ہونا ثابت نہیں.

پھر مسجد میں امامت کا منصب تو حکمرانی اور ولایت کی ایک قسم ہے، اور ولایت مردوں کے علاوہ کسی اور کے لیے صحیح نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" وہ قوم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے معاملات عورت کے سپرد کر دیے "

صحیح بخاری (13 / 46، 45).

اس لیے کہ حنابلہ کے ہاں عورت کا مسئلہ مستثنی ہے، یہ قول ضعیف ہے کہ اگر عورت اچھی قاریہ ہو تو وہ تراویح میں ان پڑھ مردوں کی امامت کروا سکتی ہے، عورت ان کے پیچھے ہو اور وہ اس کے آگے کھڑے ہوں.

لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں، حاصل یہ ہوا کہ عورت کے جائز نہیں کہ وہ مردوں کی امامت کروائے.

جی ہاں عورت اپنی جیسی عورتوں کی امامت کروا سکتی ہے، اگر وہ امامت کروائے تواس میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں کوئی مانع نہیں جیسا کہ ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے کہ وہ اپنی محرم عورتوں کی امامت

کروایا کرتی تھیں.

لیکن اجنبی مردوں یا پھر عمومی ولایت مثلا مسجد کی امامت وغیرہ تو یہ عورت نہیں کر سکتی.

واللہ اعلم .